

48965- لیلة القدر کا جشن منانا اور عبادت کرنا

سوال

لیلة القدر کس طرح بسر کی جائے؟ کیا نوافل ادا کیے جائیں یا قرآن مجید کی تلاوت اور سیرت نبوی کا مطالعہ کیا جائے اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے مسجد میں لیلة القدر کا جشن منایا جائے؟

پسندیدہ جواب

اول :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں نماز، اور قرآن مجید کی تلاوت اور دعائیں اتنا اہتمام کرتے تھے جو اس کے علاوہ کسی اور ایام میں نہیں تھا، امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ :

(جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے تھے)

اور مسند احمد اور مسلم کی روایت میں ہے :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اتنی کوشش و جہد کرتے جتنی کسی اور دنوں میں نہیں کرتے تھے)

دوم :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کرنے پر ابھارا اور ترغیب دلائی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی ایمان اور احتساب کے ساتھ لیلة القدر کا قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں) ابن ماجہ کے علاوہ ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔

لہذا یہ حدیث لیلة القدر کی رات قیام کر کے بسر کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

سوم :

لیلة القدر میں کہنے کے لیے سب سے بہتر دعاء وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سکھائی :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مجھے یہ بتائیں کہ اگر مجھے کسی رات کا علم ہو جائے کہ یہ لیلة القدر ہے تو میں اس رات میں کونسی دعاء مانگوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم یہ دعاء کرو (اللهم انک عفوف عفت عینی) اے اللہ یقیناً تو معاف کرنے والا اور معافی کو پسند فرماتا ہے مجھے معاف فرما دے۔

اسے ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

چہارم :

اور رمضان المبارک کی کسی رات کو مخصوص کر کے کہنا کہ یہ لیلة القدر ہے اس کے لیے کسی ایسی دلیل کی ضرورت ہے جو اس کی تخصیص کرتی ہو لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتیں باقی راتوں سے لیلة القدر ہونے کی زیادہ احری اور اولیٰ ہیں اور ان میں سے بھی ستائسویں رات کے چانس زیادہ ہیں اس لیے کہ اس کے بارہ میں متعدد احادیث وارد ہیں۔

پنجم :

اور رہا مسئلہ بدعات پر عمل کرنے کا تو اس کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ نہ تو رمضان المبارک میں ہی بدعات جائز ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے مہینہ میں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا عمل ایجاد کر لیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے) اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں :

(جس نے بھی کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے)۔

لہذا رمضان المبارک کی بعض راتوں میں جو جشن تقریبات منائی جاتی ہیں ہمارے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور سب سے بہتر طریقہ اور عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور راہ ہے، اور امور میں سب سے برا عمل بدعات کی ایجاد ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔